95577 ـ کیا عورت مسجد کے باہر مردوں کے سامنے نماز ادا کر سکتی ہے ؟

سوال

ہمارے رمضان المبارک میں الحمد للہ مسجدیں عورتوں سے بھر جاتی ہے، اس لیے مسجد کی انتظامیہ عورتوں کے لیے مسجد سے باہر نماز ادا کرنے کے لیے جگہ کا اہتمام کرتی ہے، میں جب دیکھوں کے مسجد بھر چکی ہے تو میں وہاں نماز ادا نہیں کرتی بلکہ واپس لوٹ آتی ہوں تا کہ گھر میں نماز ادا کروں، لیکن آج میں اس مسئلہ میں ایک عورت سے بات کر رہی تھی تو اس نے کہا کہ اس جگہ نماز ادا نہ کرنے کی کوئی دلیل نہیں، اور اس میں کوئی مانع نہیں، جبکہ آپ ڈرائیور کے ساتھ آتی ہیں، اور اس سے بات چیت بھی کرتی ہیں، یا دوکاندار سے بھی بات کرتی ہیں، تو پھر اسے آپکو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھنے کیا چیز مانع ہے.
اسی طرح اس نے یہ بھی بتایا کہ: حرم میں عورتیں مردوں کے ساتھ نماز ادا کرتی ہیں، افسوس ہے کہ میرے پاس اس کی اس رائے کو غلط قرار دینے کے لیے کوئی حدیث نہ تھی، یا میرے حق پر ہونے کی کوئی دلیل نہ تھی، اس لیے میں نے اس سے وعدہ کیا کہ میں کل ان شاء اللہ تلاش کر کے اس شافی جواب لاؤنگی، آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس مسئلہ کی وضاحت کریں، اور یہ بھی بتائیں کہ حرم میں عورتیں مردوں کے ساتھ کیوں نماز ادا کرتی ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مسجد میں نماز باجماعت کی ادائیگی کے لیے عورت کا گھر سے نکلنا جائز ہے، چاہے وہ فرضی نماز ہو یا تراویح وغیرہ کی نماز لیکن عورت کے لیے اپنے گھر میں نماز ادا کرنا بہتر اور افضل ہے.

مسند احمد میں ابو حمید ساعدی کی بیوی ام حمید رضی اللہ تعالی عنہا سے حدیث مروی ہے کہ:

وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے ساتھ نماز ادا کرنا پسند کرتی ہوں.

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مجھے علم ہے کہ تم میرے ساتھ نماز ادا کرنا پسند کرتی ہو، اور تیرا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا تیرا اپنے حجرہ میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے، اور تیرا اپنے حجرہ میں نماز ادا کرنا اپنے گھر کے صحن میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے، اور تیرا اپنے گھر کے صحن میں نماز ادا کرنا اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے، اور تیرا اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنا میری اس مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے "

مسند احمد حديث نمبر (27135) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب و الترهيب میں اسے حسن قرار دیا ہے، اور شعیب ارناؤط نے مسند احمد کی تحقیق میں حسن کہا ہے.

دوم:

جب عورت مسجد میں نماز ادا کرتے تو اس کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ مردوں سے دور ہو کر نماز ادا کرے، اسی لیے عورتوں کی پچھلی صفوں کو عورتوں کی اگلی صفوں سے افضل قرار دیا گیا ہے، کیونکہ پچھلی صفیں مردوں سے دور ہوتی ہیں، اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے سلام پھیرتے تو وہ اپنی جگہ کچھ دیر تك بیٹھے رہتے تھے تا کہ مردوں کے جانے سے قبل عورتیں چلی جائیں، اور ان میں اختلاط نہ ہو.

مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مردوں کی سب سے بہتر صف پہلی، اور بری آخری صف ہے، اور عورتوں کی سب سے افضل صف اس کی آخری صف ہے، اور سب سے پہلی صف بری ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (440).

سوم:

اگر عورت کسی ایسی جگہ مثلا بیت اللہ یا مسجد کے صحن وغیرہ میں نماز ادا کرے جہاں اسے مرد دیکھ رہے ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں، یا اگر اسے کھلی جگہ صحرا وغیرہ میں نماز ادا کرنے کی ضرورت پیش آ جائے، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ وہ اپنے سارے بدن کو چھپا کر نماز ادا کرے، اور راجح یہ ہے کہ اسکا چہرہ اور ہاتھ بھی نظر نہ آئیں، اس لیے کہ عورت کو اجنبی اور غیر محرم مردوں سے چہرہ اور ہاتھ چھپانے کا حکم ہے.

اس کی تفصیل اور دلائل سوال نمبر (11774) اور سوال نمبر (21536) کے جوابات میں بیان ہو چکی ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر عورت کے ساتھ مسجد حرام میں اجنبی مرد بھی ہوں تو عورت نماز کیسے ادا کرے ؟

اور اسی طرح دوران سفر راستے میں آنے والی مسجد میں اگر عورتوں کی نماز کے لیے مخصوص جگہ نہ ہو تو پھر ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

نماز میں عورت پر چہرہ اور ہاتھوں کے علاوہ باقی سارا جسم ڈھانپنا واجب ہے، لیکن اگر وہ اجنبی مردوں کی موجودگی میں نماز ادا کر رہی ہو تو پھر وہ اپنے چہرہ اور ہاتھوں سمیت سارے بدن کو چھپا کر نماز ادا کریگی " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (7 / 339).

واللہ اعلم .